جرمنی

میں

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور

سے قائم کردہ

"برلین مسلم مشن"

کی

تبلیغی مساعی کی رپورٹ

دسمبر 1979ء

تا ماہ جنوری 1980ء

مشنری انچارج و امام

مولانا محمد یحییٰ بٹ

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　　نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

• بلغ ما انزل الیک ، القرآن

• مجدد زمان حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا۔ الہاماً فرمایا: انی معک یا ابن رسول اللہ سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں۔ جمع کرو۔ علیٰ دینٍ واحدٍ۔

1905ء

مولانا محمد یحییٰ بٹ صاحب برلن مسجد میں ایک اجتماع سے خطاب کر رہے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فاستبقوا الخیرات (القرآن)

مکرم احباب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آپ کی خوشی کیلئے برلین مسلم مشن کی تبلیغی مساعی سے متعلق چند ایک باتیں ذیل میں لکھتا ہوں۔ امید ہے ان باتوں کا ذکر آپ کی دلچسپی کا باعث ہوگا۔

ایک اور سفید پرندہ پکڑا گیا

پہلی خوشی کی بات یہ ہے کہ اس مشن کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں ایک اور سفید پرندہ پکڑا گیا۔ الحمد للہ۔

سفید پرندہ کا یورپ میں پکڑا جانا حضرت امام الزمان مرزا غلام احمد علیہ السلام کے دعوی مسیحیت پر ایک زندہ دلیل ہے۔ آج سے قریباً ۱۰۰ سال پیشتر 1891 میں حضرت مسیح موعود نے کشف دیکھا کہ آپ لندن شہر میں ایک منبر پر کھڑے انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے بہت سے پرندے پکڑے جن کا رنگ سفید تھا۔

اس کشف میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو یورپ میں تبلیغ کرنے کا ڈھنگ بتایا اور خوشخبری دی کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کا بیان اور زبان عطا ہوگا جس سے راستباز یورپین لوگ صداقت کا شکار ہو جائیں گے۔ تحریک احمدیت کی سو سالہ تاریخ میں پہلی بار یہ کشف جس جامعہ اسلام کی صورت میں پورا ہوا اُن کے نام سے نہ صرف یورپ کی ضرورت

سے واقف ہیں بلکہ آن کا نام تمام اسلامی دنیا میں اور مغربی یورپ میں
مشہور ہے۔ حضرت خواجہ کمال الدین مرحوم و مغفور (۱) زمان حضرت
مرزا غلام احمد علیہ السلام کے شاگردوں میں سے ایک قابل شاگرد تھے۔
آپ نے ووکنگ مسجد میں بیٹھ کر انگریزی زبان میں نہایت مدلل بیان سے انگریز مردوں
اور انگریز عورتوں پر اسلام کی صداقت ظاہر کی جس کے نتیجہ میں انہوں نے بہت
سے سفید پرندے پکڑے اور سینکڑوں انگریز حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔
یورپ میں سفید پرندوں کا پکڑا جانا آج بھی خدا کے فضل سے جاری ہے میں
آرہا ہے۔ برلن مسلم مشن میں بیٹھ کر حال ہی میں جو میں نے پرندہ پکڑا ہے۔
اس کا رنگ سفید ہے۔ اس کی تصویر آپ احباب کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

اس کا نمبر شمار 236 ہے۔ یہ جرمن خاتون
ایک عرصہ سے ہمارے اجتماعات میں حصہ لے رہی
تھی۔ اس نے قرآن کریم جرمن ترجمہ و تفسیر از
حضرت مولانا صدر الدین صاحب کا مطالعہ کیا ہے۔
اور اشاعت کی طرف سے جو مطبوعات شائع کئے گئے ہیں ان
کو بھی پڑھا ہے۔ اسلام کی صداقت کے ظاہر ہونے سے
اس کی تعلیمات پر ایمان لانے کے بعد اس خاتون
نے احباب کے سامنے مختصر تقریر کی۔ اور بعد میں کلمہ شہادۃ
اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ پڑھ کر
مسلمان ہونے کا اعلان کیا۔ الحمد للہ۔ اس کا اسلامی نام صفیہ رکھا گیا۔

جرمن مسلم مشن کی تبلیغی مساعی کے سلسلہ میں دوسری خوشی کی بات

جرمن مسلم مشن کی تبلیغی مساعی کے سلسلہ میں دوسری خوشی کی بات ایک مقالہ کا شائع ہونا ہے جو یہاں ایک عیسائی مذہبی رسالہ میں شائع کیا گیا ہے۔

اس مذہبی رسالہ کے ایڈیٹوریل سٹاف سے ایک جرمن خاتون ہماری مسجد میں آئیں۔ وہ اُنہوں نے مجھ سے مشن کی سرگرمیوں پر اُن کے رسالہ کیلئے ایک آرٹیکل لکھوں۔ اُنہوں نے بتایا کہ تقریباً پانچ ہزار افراد کے حلقہ میں یہ رسالہ پڑھا جاتا ہے۔ چنانچہ میں نے ایک مفصل مضمون دو ہزار الفاظ پر مشتمل ایک آرٹیکل لکھا۔ اُسے خود ہی ٹائپ کیا اور انہیں اشاعت کیلئے دے دیا۔ آرٹیکل کا موضوع تھا "اسلام سے تعارف"۔ اس سلسلہ میں میں نے سیدنا حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور وحی نبوت کا آغاز۔ اسلام کے بنیادی اصول، آزادی کرام میں حقوق نسل انسانی وغیرہ کو بیان کیا۔ اس خاتون نے مجھے اپنے حلقہ میں دعوت بھی دی ہے۔ اس آرٹیکل کو پڑھنے کے بعد اُن کے چرچ سے تعلق رکھنے والے بعض دوست مجھ سے مزید سوالات کرینگے۔ یہ دعوت ماہ مارچ کیلئے ہے۔ انشاء اللہ وہاں جاؤنگا اور اسلام کی خوبصورتی کو عیسائی دوستوں پر ظاہر کرونگا۔

تیسری خوشی کی بات

جرمن مسلم مشن کی تبلیغی مساعی کے سلسلہ میں تیسری خوشی کی بات یہ ہے کہ جرمن یونیورسٹی کے شعبہ اورینٹیل انسٹیٹیوٹ کی خاتون پروفیسر [illegible] نے مجھے یہاں آنے اور سٹوڈنٹس کے سامنے تقریر کرنے کی دعوت دی۔ میں نے ایک مقالہ لکھا جو چار ہزار الفاظ پر مشتمل تھا۔ وہ اسے سٹوڈنٹس کے سامنے پڑھا۔

تیس سے زائد سٹوڈینٹس نے پروفیسر ال بی میں حصہ لیا۔ میں نے اپنے مقالہ میں اسلام سے متعلق مختلف موضوعات کو بیان کیا اور ان موضوعات کا تعلق موجودہ اسلامی ممالک میں مختلف تحریکات سے واضح کیا۔ شریعت اسلامی کے ماخذ اور چار مذاہب۔ چار مذاہب کے ماننے والوں کے طریق استدلال میں فرق۔ اور ان کی تعلیمات اور اسلامی حقوق انسانی کا ذکر۔ سیدنا حضرت نبی کریم صلعم کا اسوہ حسنہ اور آپکی سنت اور حدیث اور مختلف تحریکات۔ 45 منٹ تک میری یہ تقریر جاری رہی بعد میں سوا دو گھنٹے تک سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ سٹوڈینٹس نے سوالات کرنے میں شوق کا اظہار کیا۔ تین گھنٹے گزر جانے کے بعد یہ سوال و جواب کا سلسلہ ختم ہوا۔ آخر طے پایا کہ ماہ مارچ میں ایک بار پھر ہم اکٹھے ہونگے۔ پروفیسر ڈاکٹر فنیر نے سٹوڈینٹس کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔ اور سٹوڈینٹس نے تالی بجا کر اپنی خوشی کا اظہار کیا۔ آئندہ اجتماع کے لئے بھی تاریخ مقرر ہو گئی۔ اور برلن مشن کو ایسے موقع کا پا جانا خدا تعالیٰ کے افضال میں سے ہے۔ الحمد للہ۔

چوتھی خوشی کی بات

چوتھی خوشی کی بات برلن مسجد میں اجتماعات کا منعقد ہونا اور مسلمان احباب اور عیسائی دوستوں کا ان میں شمولیت کرنا ہے۔ جمعہ کے اجتماعات خدا کے فضل سے حسب دستور منعقد ہوتے رہے جن میں جرمن اور ترکی، شام، تیونیسیا، سینیگال اور بنگلہ دیش سے آئے ہوئے مسلمان احباب شمولیت کرتے رہے۔ عیسائی دوست جو مشن ہاؤس میں آتے رہے وہ سوالات کر کے اسلام سے متعلق علم حاصل کرتے رہے۔ خطبات میں مختلف مضامین کو بیان کیا گیا۔ میلاد النبی کے بنیاد پر سیدنا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے سلسلہ میں جو دلائل قرآن کریم نے بیان کئے ہیں ان کو بھی واضح کیا گیا۔ احباب نے یہ خطبات خوشی سے بہت پسند کئے۔ الحمد للہ۔

پانچویں خوشی کی بات

برلن مسلم مشن کی تبلیغی مساعی کے سلسلہ میں پانچویں خوشی کی بات ۔ ریڈیو RIAS پر ماہ مارچ میں تقریر کرنے کی دعوت کا ملنا ہے ۔ انشاء اللہ اس تقریر کو ریکارڈ کر کے ریڈیو کے منتظمین کو بھیجونگا جسے بعد میں سٹوڈیو میں ضبط کر لیا جائیگا ۔ یہ تقریر پندرہ منٹ تک جاری رہیگی ۔ اور لاکھوں افراد اسے سنینگے الحمدللہ ۔

کچھ اور خوش کن باتیں

اس ضمن میں چند ایک باتیں بیان کرنا چاہتا ہوں جن کا تعلق ماضی سے ہے ۔ ووکنگ مسلم مشن جسکی بنیاد امام زمان حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے شاگرد حضرت خواجہ کمال الدین رح نے رکھی تھی جسکے وہ خود پہلے امام تھے ۔ کی خدمات نے اس مشن کو دنیا میں مشہور کر دیا ۔ ان خدمات میں حضرت مولانا صدر الدین، مولانا عبد المجید مرحوم، پروفیسر ڈاکٹر محمد عبد اللہ مرحوم کا بڑا حصہ ہے ۔ 1956 میں جب احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور نے مجھے بحیثیت مسلم مشنری و ڈپٹی امام ووکنگ مسلم مشن (انگلستان) بھیجا تو ان دنوں بھی ووکنگ مسلم مشن کی خدمات کا مسلمان احباب پر بڑا اثر تھا ۔ پاکستان ہائی کمشن لندن میں جمعہ کی نماز کا اجتماع ہوتا تھا جسمیں دیگر مسلمان ممالک کے سفارت خانہ کے افسران بھی حصہ لیتے تھے ۔ جمعہ کی نماز پڑھانے اور خطبہ دینے کیلئے ووکنگ سے امام جایا کرتا تھا ۔ یوں بحیثیت ڈپٹی امام ووکنگ مسلم مشن خاکسار اکثر پاکستان ہائی کمشن

میں گیا۔ وہاں خطبات دیے اور نمازیں پڑھائیں۔ مولانا عبد المجید صاحب مرحوم
بھی اجتماعات میں موجود ہوتے تھے۔ اہلِ علم طبقہ آن کی خدمات اور آنکے علم
اور آن کی شخصیت سے بہت متاثر تھا۔ تین سال کے عرصے کے دوران میں
متعدد بار عیسائی سوسائٹیز میں گیا۔ چرچز میں گیا۔ فوجی افسران
کی اکیڈیمی میں گیا۔ جہاں اسلام پر لیکچرز دیے۔ بعض دفعہ انٹر فیتھ
کانفرنسوں میں حصہ لیا۔ اور وہاں عیسائی، یہودی اور بدھ مذہب کے
علماء کی موجودگی میں اسلام کی صداقت کو حاضرین کے سامنے بیان کیا۔ بعض
دفعہ پادریوں نے مجھے اپنے کلیسا میں اپنی عبادت کے دوران Sermon
خطبہ دینے کی دعوت دی جسے قبول کر لیا گیا۔ ان دعوتوں کا ملنا ووکنگ مسلم
مشن کی ابتدائی خدمات اور آنکی شہرت کی وجہ سے تھا۔

حضرت خواجہ کمال الدین مرحوم، حضرت مولانا صدر الدین
پروفیسر ڈاکٹر محمد عبد اللہ مرحوم اور مولانا عبد المجید صاحب مرحوم جیسے
بلند پایہ مبلغین کی خدمات کا یہ نتیجہ تھا کہ شیعہ فرقے اسماعیلیہ
کے مذہبی راہنما سر آغا خان مرحوم کی وفات پر آن کیلئے نماز جنازہ
غائبانہ ووکنگ مسجد میں ادا کی گئی۔ شیعہ کے اس فرقہ اسماعیلیہ نے
ماضی میں دو سو سال تک مصر میں حکومت کی ہے۔ اور یہی وہ فرقہ ہے جس نے
قرآن کریم کا پہلی بار سندھی زبان میں ترجمہ کیا اور اسے ہندوستان / پاکستان
میں نشر کیا۔ سر آغا خان مرحوم نے وصیت کی تھی کہ آن کی نماز جنازہ شاہجہان مسجد

ووکنگ میں ادا کی جائے۔ چنانچہ موجودہ آغا خان ہز ہائی نس عبدالکریم ووکنگ مسجد میں
آئے۔ تین سو سے زائد افراد نے حصہ لیا۔ اس میں ملکہ انگلستان کے نمائندہ کے
علاوہ دوسرے مشہور و معروف شخصیتیں موجود تھیں۔ ان دنوں ووکنگ
مسلم مشن کا میں انچارج تھا۔ لہٰذا سر آغا خان مرحوم کیلئے دعائے مغفرت
اور اس سے متعلق دیگر فرائض کو خاکسار نے ادا کیا۔ متعدد اخبارات
نے اس خبر کو تفصیل کیساتھ شائع کیا۔ ان میں سے ایک اخبار نے لکھا:

AGA KHAN ATTENDS MOSQUE SERVICE FOR GRANDFATHER

THE Aga Khan, who flew into London on Tuesday, attended a memorial service to his grandfather, the late Aga Khan, at the Shah Jehan Mosque, Woking, on Wednesday. Local residents collected in Oriental Road to see him arrive in the afternoon. Extra police were on duty.

At the service with their son, who is the new spiritual head of the Ismaili Mohammedans, were the Aly Khan and his former wife, Princess Joan Aly Khan.

Also present were the Aga Khan's younger brother, Amyn Khan, and Sadruddin, younger son of the late Aga Khan, with his fiancee model Nina Dyer. Miss Dyer wore a dark dress and dark straw hat relieved by a double-string necklace. The couple plan to marry in Geneva on Tuesday. The Begum, widow of the late Aga Khan, is ill, and was not present.

The Queen, who recently bestowed on the Aga Khan the title 'Highness,' was represented at the ceremony by the Earl of Scarborough. The Earl was received as he dismounted from his car by the Aga Khan himself. Together they walked down the red carpet which led across the lawn to the marquee, in which the ceremony was conducted. The Shah of Persia was also represented.

Imam Muhammad Yahya Butt, of the Shah Jehan Mosque, chanted the service in Arabic. The Aga Khan and Aly Khan wore black astrakhan hats whilst it was in progress. In translation the final prayer concluded: 'O God whom Thou keepest alive from amongst us, keep him alive in submission to Your will, and whom Thou causest to die, make him die in faith in Thee.'

Canadi[illegible] Sc[illegible] here f[illegible]

[illegible] About 300 guests were catered for.

[illegible]

دو روز تک مسلم مشن میں بیٹھکر انگریز مردوں اور انگریز عورتوں کو اسلام کی صداقت واضح کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بڑے مواقع دئے۔ ان کی تفصیل کیلئے کئی صفحات چاہییں۔ انشاء اللہ کسی قریب میں ان سب کو جمع کرونگا۔ اور کتابچہ کی شکل میں احباب کے سامنے پیش کرونگا۔ جو احباب کیلئے یقیناً خوشی و مسرت کا باعث ہوگا۔

آج سے اکیس سال پیشتر میں برلن میں آیا اور

یہاں برلن مسلم مشن سے متعلق چند خوش کن باتیں

Neuer Imam in Berlin

Junger Pakistani übernahm verwaiste Moschee in Wilmersdorf

In der Moschee am Fehrbelliner Platz, der einzigen in Deutschland, schrillte gestern nachmittag ein Pfeifkessel. An einem kleinen Herd brühte sich Muhammad Yahya Butt, der neue Imam der monatelang verwaisten mohammedanischen Gemeinde in Berlin, seinen ersten Tee mit Spreewasser. Lieblich duftenden Tee aus Ceylon – in „volkseigenen" Tassen serviert. „Das Geschirr wird ein Geschenk von Moslems aus dem Ostsektor an meinen Vorgänger sein", sagte der 35 Jahre alte Priester aus Pakistan. Er ist zum erstenmal in Berlin.

Mit einem modisch gestutzten Bart und nach europäischer Art gekleidet, kam der dunkelbraune Priester aus London, wo er drei Jahre an einer Moschee stellvertretender Imam war. Vor zehn Tagen forderte ihn die pakistanische „Ahmadiyya-Sekte" telegrafisch auf, sofort den verwaisten Posten des Imams an der Berliner Moschee zu übernehmen.

„Ich bin hier, um die Lehre des Islam zu verbreiten", sagt Muhammed. In Vorträgen und Kursen soll in der Moschee das Verständnis für den mohammedanischen Glauben gefördert werden. Regelmäßig werden freitags wieder Gottesdienste abgehalten. Außer den Mohammedanern werden auch alle interessierten Berliner Gelegenheit haben, die Moschee zu besuchen und an den Gottesdiensten teilzunehmen. W. K.

IMAM MUHAMMAD YAHYA BUTT.

برلن پہنچنے کے دو دن بعد جو تصویر اخبار میں چھپی ہے یہاں پیش کرتا ہوں

بیلڈنگ کا ترجمہ یہ ہے : نئے امام کی جرمنی میں آمد

اس بیلڈنگ سے احباب اندازہ لگا سکتے ہیں کہ برلن میں عیسائی دوستوں کے نزدیک برلن مسلم مشن اور برلن مسجد کا کیسا احترام ہے۔

بیلڈنگ کی دوسری سطر میں لفظ مسجد کے ساتھ جو اسم صفت استعمال کیا گیا ہے اس سے اُن حالات کا علم ہوتا ہے جن حالات میں میں نے یہاں آکر برلن مسجد کا چارج لیا۔ جرمن زبان میں جو اسم صفت استعمال کیا گیا ہے۔ اس کے معنی ہیں۔ یتیم ، بے نوا۔ بہرحال اس خبر کے شائع ہونے کے بعد ٹیلیفونوں کا آنا شروع ہو گیا۔ انہوں نے مجھ سے انٹرویو لئے اور مجھ سے میرے یہاں برلن میں آنے کی غرض کے بارہ میں سوالات کئے۔ دو اور کئی دینی اخبارات میں مسجد کی تصویر یا میری تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ ۲۱ سال کے لمبے عرصہ کے دوران کئی بار مقامی اخبارات نے مسجد سے متعلق خبروں کو بڑے احترام سے شائع کیا۔ اور برلن کے باشندوں کو مسجد میں جانے کی تحریک کی۔ چند ایک اقتباس ان میں سے آپ احباب کی خوشی کے لئے ذیل میں درج کر رہا ہوں :

1924 ließ der Vizepräsident der Ahmadiyya Anjuman Ishait Islam in Lahore, damals Britisch-Indien, die Berliner Moschee errichten. Er wurde ihr erster Imam und übersetzte den Koran ins Deutsche, gab ihm einen Kommentar bei. Heute ist Maulana Sadr ud Din der Präsident der Ahmadiyya Movement im pakistanischen Lahore, die gegründet wurde von Mirza Ghulam Ahmad, der sich 1880 zum Reformer des Islams und zum Messias erklärt hatte. Dieses Movement hat viele Niederlassungen, Missionen, in der Welt; die bedeutendste befindet sich in London. Von dort wird die Berliner moslemische Mission betreut, deren fünfter Imam seit einem Jahr der Pakistani Muhammad Yahya Batt ist.

- برلن میں چھپنے والے ایک ... اخبار نے لکھا: 1924 میں احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے نائب صدر مولانا صدر الدین صاحب نے برلن مسجد کو تعمیر کروایا۔ اور وہ اس مسجد کے پہلے امام تھے۔

مضمون نے قرآن کریم کا ترجمہ جرمن زبان میں کیا ہے اور اس کی تفسیر بھی لکھی - آج کل

مولانا صدر الدین صاحب احمدیہ انجمن کے پریذیڈنٹ ہیں - نیز لکھا ہے - اسلام میں

احمدیہ تحریک کے بانی حضرت مرزا غلام احمد ہیں جنہوں نے مجدد ہونے

کا دعویٰ کیا ہے - وہ یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ آپ مسیح موعود ہیں -

احمدیہ تحریک نے دنیا بھر میں مشن کھول رکھے ہیں - ان میں سے ایک

لندن میں ہے - (اصل میں ووکنگ مراد ہے)

محمد یحییٰ بٹ صاحب برلن مسجد کے پانچویں امام ہیں -

Der Imam, ein junger Mann, ist erfüllt vom Missionsgedanken des Islams, weltoffen und jederzeit diskussionsbereit, um falsche Vorstellungen über seine Religion in der deutschen Hauptstadt zu zerstreuen

مزید لکھا ہے:

" برلن مسجد کے نوجوان امام اشاعت اسلام کے نظریات سے لبریز ہے

اور وہ وسیع النظر ہے - نیز وہ دیگر مذاہب کے پیروکاروں

سے گفتگو و بحث و تمحیص کرنے کے لیے ہر وقت تیار ہے - وہ جرمنی کے مرکزی

شہر برلن میں اسلام کے خلاف جو غلط نظریات پھیلے ہوئے ہیں ان کو دور

کرنے میں ہمہ تن مصروف ہے "

Er sucht die Diskussion in seinem Haus mit Christen, mit der Intelligenz dieser Stadt. Jeden Sonnabend finden Round-table-Gespräche statt. Zu den islamischen Festen, dem Id-al-Fir und dem Id-al Adha, sind die Repräsentanten des konfessionellen und geistigen Berlins seine Gäste in der Moschee

اس مضمون کو جاری رکھتے ہوئے

مضمون نگار لکھتا ہے:

" برلن مسجد کے امام صاحب عیسائی دوستوں کو

اور مسلم لٹریچر کے علاوہ ذہین لوگوں کو اپنے مشن ہاؤس میں دعوت دیتے ہیں اور ان سے گفتگو کرتے ہیں - ہر ہفتہ کے دن میٹنگ منعقد ہوتی ہے - جب اسلامی تہوار مثلاً عید الفطر و عید الاضحی کو منایا جاتا ہے - تو عیسائی کلیساؤں کے پادری اور ان کے مختلف فرقوں کے پادریوں کو بھی مسجد میں آنے کی دعوت دی جاتی ہے - جسے وہ قبول کر کے ان تہواروں میں شمولیت کرتے ہیں "

مزید لکھا ہے :

Diese Moschee ist kein versonnenes Idyll mitten in Deutschland, sondern ein Zentrum voller Aktivität, die zu der immer lebhafter werdenden moslemischen Missionstätigkeit in christlichen Ländern gerechnet werden muß.

" برلن مسجد جو جرمنی کے وسط میں واقع ہے - یہ کوئی خیالی پلاؤ پکانے والوں یا دلکش گیت گانے والوں لوگوں کی جگہ نہیں بلکہ یہ ایک ایسا مرکز ہے جو تبلیغی مساعی میں انتہائی سرگرم رہ سکتا ہے - "

• دس سال کے بعد برلن مسجد کی مساعی کے بارہ میں جو وہاں اخبارات میں شائع ہوا اس کا کچھ اقتباس ذیل میں لکھتا ہوں :

. Noch heute hat man als Nichtmohammedaner in arabischen Ländern große Schwierigkeiten, in einem der minarettbewehrten Gotteshäuser Einlaß zu finden, von der Teilnahme an Gottesdiensten gar nicht zu reden. Daher sieht es Imam Mohammed Yaha Butt als Leiter der hiesigen Gemeinde als eine seiner vorrangigsten Aufgaben, die Vorurteile und das Mißverständnis, das der islamischen Religion aus den Reihen seiner „christlichen Freunde" entgegengebracht wird, auszuräumen.

Wer mit dem 45jährigen Pakistani Butt ins Gespräch kommt, wird recht bald zu der Einsicht gelangen, daß er für diese Aufgabe prädistiniert ist, denn er bringt das, was man bei vielen Geistlichen oft vergebens sucht, nämlich Toleranz gegenüber Andersgläubigen, von Hause aus mit. Er sucht Gespräche mit jedem und hat im Laufe seiner zehnjährigen Tätigkeit in Berlin eine Reihe freundschaftlicher Kontakte geknüpft, zu denen auch christliche Geistliche gehören.

" برلن مسجد کے امام محمد یحییٰ بٹ صاحب جو جہاں برلن کی مسلم سوسائٹی کے قائد [redacted] ہیں - اپنے ذاتی فعل میں سے

اہم ترین فرض اس کو سمجھتے ہیں کہ وہ اُن غلط نظریات کو دور کریں جو
عیسائی دوستوں نے اسلام کے خلاف یہاں پھیلا رکھے ہیں ۔

ہر وہ شخص جو پاکستان سے آئے ہوئے 45 سالہ نوجوان ایم ٹی حبیب سے گفتگو کرتا
وہ فی الفور اس نتیجہ پر پہنچ جاتا کہ اللہ تعالیٰ نے ازل سے ہی اس
فرض کو سرانجام دینا ایم ٹی حبیب کی قسمت میں لکھ دیا ہوا ہے ۔ اس کی
وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو ایک ایسے جذبہ سے نوازا ہے جو آج
بہت سے مذہبی لوگوں میں مفقود ہے ۔ یعنی جذبہ رواداری یعنی اپنے مذہب
کے علاوہ غیر مذہب کے پیروکاروں کے جذبات اور اُن کی روایات کا
احترام کرنا ۔ ایم ٹی حبیب دیگر مذاہب کے پیروکاروں سے عموماً گفتگو
کرتے ہیں اور اس عرصہ کے دوران انہوں نے برلن کے شہریوں کے ساتھ اچھے
دوستانہ تعلقات قائم کر لئے ہیں نیز عیسائی پادریوں سے بھی دوستانہ
تعلقات قائم کر لئے ہیں ۔

- برلن میں ان کے سولہ سالہ قیام کے بعد نو مسلم ز ملش نے مسجد کی پچاس سالہ جوبلی کے
موقع پر برلن مسجد کے امام کی تبلیغی مساعی کے بارہ میں لکھا تھا اس کو ایک دفعہ
پھر دہرا دیں ۔ انہوں نے لکھا تھا: "گزشتہ پندرہ سولہ سالوں سے برلن مسجد ایک
ایسا مرکز بن گئی ہے جہاں نہ صرف مختلف مذاہب یا مختلف فرقوں سے تعلق
رکھنے والے مسلمان سب جمع ہو کر اور مل کر عبادات بجا لاتے ہیں بلکہ مسجد میں

منعقد ہونے والے اجتماعات میں عیسائی بھی شریک ہوتے ہیں۔ یوں برلن
کی یہ مسجد یورپ بھر میں اسلام کے عالمگیر اصولوں کیلئے اور اسلام
کا تمام نسل انسانی کیلئے واحد دین ہونے کیلئے ایک قابل رشک
نمونہ بن گئی ہے۔"

انہوں نے مزید لکھا تھا:

• جرمنی میں ۲۰۰ مسلمانوں کی مختلف آرگنائزیشنیں موجود ہیں
ان میں سے بعض متعصب اور غیر روادار ہیں۔ ان میں سے بعض انتہا
پسند ہیں۔ اور ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ ان میں مشنری والا
ہے اور وہ لمبا اوقات اپنے آپ کو زیادہ اہمیت ہی دیتے ہیں۔ لیکن
حقیقت یہ ہے کہ جرمنی میں مسلمانوں کی ایسی تمام سوسائٹیز کی موجودگی میں
برلن مسجد ہی وہ مرکز ہے جو اس ملک میں اسلامی روح سے سچی
وفاداری کرنے اور اس کیلئے ثابت قدمی اور استقلال دکھانے
کا ایک نمونہ بن گئی ہے۔" الحمد للہ

۵— گذشتہ سال یعنی برلن مسجد کے پچیس سالہ قیام کے بعد مقامی اخبار نے ہماری تبلیغی
مساعی پر ایک لمبا آرٹیکل شائع کیا۔ جو دو ہزار الفاظ پر مشتمل تھا۔ اس نے
لکھا: "برلن مسلم مشن کے انچارج "امام" محمد یحییٰ بٹ صاحب کے غور و فکر
کا انداز ہمہ گیر اور تعصب سے پاک ہے۔"

برلن میں ہمارے اکیس سالہ قیام کے دوران برلن مسلم مشن کی تبلیغی مساعی اور اسکی خدمات کا ذکر نہ صرف جرمن زبان میں چھپنے والے اخبارات ہی میں شائع ہوا ہے بلکہ مشن کی خدمات کا ذکر ان ممالک میں بھی شائع ہوا ہے جہاں انگریزی و فرانسیسی زبان، عربی و ترکی زبان، اردو و انڈونیشی زبان بولی جاتی ہے۔ آئس لینڈ کی اخبارات نے بھی ہماری مساعی کو تصاویر کے ساتھ شائع کیا۔

العلماء المسلمون لدى زيارتهم لمسجد برلين

(× امام یحییٰ بٹ)

اس عرصہ کے دوران دور دور سے مسلمان احباب و عیسائی دوست مسجد میں آئے۔ انہوں نے امام برلن مسلم مشن کے خطبات و لیکچرز کو سنا اور ان سے تبادلہ خیالات کیا۔ اسلامی ممالک کے پریذیڈنٹ و وزرا پارلیمنٹ ممبرز و سپیکرز علماء کرام و پروفیسرز بھی آئے اور انہوں نے بھی امام سے تبادلہ خیالات کیا۔ اور مشن کی تبلیغی خدمات کو سن کر خوشی کا اظہار کیا۔

1151ra bln d
4111tm ffm d
zczc 315 thf6321
teheran 112 25 1433

25 1 80 23 12

BLN RA

the iman of berlin muslimosque
berlinwestgermany (31) BRIENNER Str 7

on the occasion of the commencement of the fifteenth centenary of hijra and the first anniversary of the glorious islamic revolution, the preparatory committee in charge of the ceremonies under the patronage of the revolutionary council wishes to extend an invitation to
(two persons)....
to attend the celebrations to be held from 4th till 11th of february 1980 (17th till 24th rabi-al-aval 1400) in teheran.
the airfare and hotel expenses during your stay in iran will be borne by the preparatory committee.
for travel arrangements kindly contact nearest diplomatic or consular offices of the islamic republic or airfrance.
accept, sir the assurances of my highest considerations.

ایران کی انقلابی کونسل نے حال ہی میں یہ تار بھیجا اور
برلین مسلم مشن کے امام کو تہران آنے کی دعوت دی ہے

اور لندن مسجد میں ہر سال کئی دیگر اجتماعات اسلامی تہواروں کو منانے کے سلسلہ میں منعقد کئے گئے مثلاً لیلۃ القدر و معراج النبوی،

عید الفطر و عید الاضحیٰ، یوم ولادت سیدنا حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ ان تہواروں میں شرکت کیلئے دعوت نامے چھپوائے گئے اور انہیں مسلمان احباب و عیسائی دوستوں کے نام بھیجا گیا۔ سیدنا حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم ولادت منانے کی تقریب پر جلسہ کی صدارت کیلئے لندن کے میئر، یونیورسٹی پروفیسرز، اسلامی ممالک کے کونسلز و دیگر شہر کی بعض معروف شخصیتوں کو دعوت دی گئی اور انہوں نے اسکو بڑی خوشی و شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔ مسجد مسلمان احباب و عیسائی دوستوں سے بھر جاتی رہی۔ (بالمقابل صفحہ پر دیکھئے ایسے اجتماع کی تصویر پیش کر رہا ہوں)* امید ہے مشن کی یہ خدمات احباب کیلئے خوشی کا باعث ہونگی آئندہ بھی انشاء اللہ گاہے بگاہے مشن کی خدمات کا ذکر کرتا رہونگا۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ مشن کی کامیابی کیلئے دعا فرماتے رہیں۔ اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی دعا کرتا ہوں۔ آپ آمین کہیں:

ربنا اغفر لنا ذنوبنا و اسرافنا فی امرنا و ثبت اقدامنا

وانصرنا علی القوم الکافرین۔ آمین۔

* [illegible]

برلین مسجد
جرمنی میں ایک مبارک تقریب

سیدنا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم ولادت
منانے کے سلسلہ میں مسلم احباب و عیسائی دوستوں کا اجتماع

برلن مسجد (۱)
مولانا محمد یحییٰ بٹ صاحب
اور
صومالیہ کے پریزیڈنٹ
جناب عادن عبداللہ
عثمان
صاحب

Somalias Staatspräsident in Berlin. Unser Bild zeigt Aden Abdulla Osman, der gestern am „Fest des Opfers" in der Moschee in der Brienner Straße teilnahm, mit dem Imam der Moschee, Mohammed Yahya (rechts). Schirner

صومالیہ کے پریزیڈنٹ جناب عادن عبداللہ عثمان صاحب
برلن مسجد میں تشریف لائے - اور انہوں نے اپنے وزراء
اور دیگر مسلمان احباب سے مل کر مسجد میں نماز ادا کی